بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال :

خضاب کا کیا حکم ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں وضاحت فرمائیں؟

جواب:

حامداً ومصلّیاً . أمابعد !

خضاب کے متعلق مختلف صورتوں اور مختلف حالات کے اعتبار سے احکام شرعیہ میں کچھ تفصیل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سیاہ رنگ کے سوا دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب خالص حناء کا یا کچھ سیاہی مائل جس میں کتم شامل کیا جاتا ہے مسنون ہے۔

نبی کریم ﷺ سے جمہور محدثین کے نزدیک ایسا خضاب کرنا ثابت ہے۔ صحابہ میں حضرت انس ﷺ اور ائمہ اجتہاد میں امام مالک رحمہ اللہ اس عملی ثبوت کا انکار فرماتے ہیں لیکن ناجائز وہ بھی نہیں فرماتے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان کے انکار کا جواب بھی نہایت کافی دیدیا ہے

نیز صحیح بخاری میں عثمان بن عبداللہ ابن مواہب سے مروی ہے کہ ہم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہوں نے ہمارے لئے آنحضرت ﷺ کا موئی مبارک نکالا، دیکھا تو وہ حناء اور کتم سے خضاب کیا ہوا تھا۔

نیز صحیح حدیث میں ہے کہ ''بہترین خضاب حناء اور کتم ہے''۔ اسی طرح حضرت ابوبکر صدیق ﷺ سے صحیحین میں منقول ہے کہ حناء اور کتم کے ساتھ خضاب کرتے تھے۔ سنن ابی داؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے سامنے سے ایک شخص گذرا جو حناء کا خضاب کئے ہوئے تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا **"ما أحسن هذا"** (یہ کیسا اچھا ہے) پھر دوسرا آدمی گذرا جو حناء اور کتم کا خضاب کئے ہوئے تھا اس کو دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا **"أحسن من هذا"** پھر تیسرا آدمی گذرا جو زرد خضاب کئے ہوئے تھا فرمایا **"هذا أحسن من هذا كله"** (یعنی سب سے زیادہ اچھا ہے)۔

احادیث مذکورہ ہی کی بنا پر حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ مشائخ رحمہ اللہ نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ **''سرخ خضاب مردوں کے حق میں سنت ہے اور یہ مسلمانوں کی خصوصیات میں سے ہے''۔**

یہاں تک اس خضاب کا بیان تھا جو خالص سیاہ نہ ہو، اور جو خضاب خالص سیاہ ہو اس کی تین صورتیں ہیں:

ایک باجماع جائز ہے۔

دوسرا باجماع ناجائز ہے۔

تیسرا مختلف فیہ ہے۔ جمہور کے نزدیک ناجائز اور بعض ائمہ کے نزدیک جائز۔

پہلی صورت یہ ہے کہ سیاہ خضاب کوئی مجاہد غازی بوقت جہاد لگائے تاکہ دشمن پر رعب ظاہر ہو یہ باجماع ائمہ وباتفاق مشائخ جائز ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کو دھوکہ دینے کے لئے سیاہ خضاب کریں جیسے مرد عورت کو یا عورت مرد کو دھوکہ دینے اور اپنے آپ کو جوان ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرے یا کوئی غلام اپنے آقا کو دھوکہ دینے کیلئے کرے یہ باتفاق ناجائز ہے۔ کیونکہ دھوکہ دینا نفاق کی علامات میں سے ہے اور کسی مسلمان کو دھوکہ دے کر اس سے کام نکالنا باتفاق حرام ہے۔

تیسری صورت یہ ہے کہ محض تزین کے لئے سیاہ خضاب کیا جائے تاکہ اپنے بیوی کو خوش کرے اس میں اختلاف ہے۔

جمہور ائمہ ومشائخ اس کو مکروہ فرماتے ہیں اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ اور بعض مشائخ جائز قرار دیتے ہیں۔ منع کرنے والوں کا استدلال صحیح مسلم کی حدیث ہے جس میں آتا ہے کہ ''بالوں کی اس سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو اور سیاہی سے بچاؤ''۔ نیز صحیح میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا **''ایک قوم اخر زمانہ میں سیاہ خضاب کرے گی اور جنت کی خوشبو اس کو نہ پہنچے گی''۔**

اور جائز کہنے والے حضرات بعض صحابہ ﷺ کے فتاوئ اور تعامل سے استدلال کرتے ہیں، اور حدیث مذکورہ میں یہ تاویل فرماتے ہیں کہ ممانعت اس صورت کے ساتھ مخصوص ہے جس میں تلبیس اور دھوکہ دینا مقصود ہو اور جن حضرات سے سیاہ خضاب کرنا منقول ہے ان میں حضرت حسن ﷺ اور حضرت حسین ﷺ بھی ہیں، ابن جریر نے تہذیب الآثار میں اس کو نقل کیا ہے۔ نیز حدیث میں عثمان بن عفان، عبداللہ بن جعفر، سعد بن ابی وقاص، عقبہ بن عامر، مغیرہ بن شعبہ، جریر بن عبداللہ اور عمرو بن العاص ﷺ سے ایسا ہی نقل کیا ہے اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ انہیں حضرات کے تعامل سے حجت اختیار فرماتے ہیں۔

اور جمہور مشائخ نے اصل احادیث مرفوعہ کو حجت بنا کر مذہب قرار دیا اور صحابہ مذکورین کے عمل کا جواب دیا کہ ان حضرات کا خضاب خالص سیاہ نہ تھا بلکہ سرخ سیاہی مائل تھا۔ اور کیسے ہوسکتا ہے حدیث کی ممانعت اور سخت وعید کے باوجود یہ حضرات اس کا خلاف کرتے اس لئے احتیاط عمل اور فتویٰ میں یہی ہے خالص سیاہ خضاب غیر غازی کے لئے مکروہ ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

بحواله جواهر الفقه ، ج :٢، ص :٤٢٧۔

مفتی أعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ۔

منجانب

www.deeneislam.com